معروف کالم نگاروں نے وقتاً فوقتاً قلم اٹھایا ہے اور انتخابی مہم میں اِن سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی، مگر جے - سالک صاحب کی "بے نظیر حمایت" اُنہیں مہنگی پڑی اور مسیحی ووٹروں نے اُنہیں مسترد کر دیا۔ اگرچہ اُنہوں نے جذباتی بیانات کے ساتھ مسیحی ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے کی اپنی سی پوری کوشش کی۔ جداگانہ طریقِ انتخاب کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں مذہبی اقلیتوں کی مخصوص نشستوں پر مسیحی نمائندگان کی تفصیل یہ ہے۔

قومی اسمبلی کی دس اقلیتی نشستوں میں سے چار مسیحی نشستوں پر سائمن جیکب، طارق سی - قیصر، روفن جولیس اور پیٹر جان سہوترا منتخب ہوئے ہیں۔ آخر الذکر تینوں حضرات پہلے بھی قومی اسمبلی کے رکن رہ چکے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کی ۵ نشستوں پر عابد سلطان، عادل شریف گل، جانسن مائیکل اور رستم سی - قیصر منتخب ہوئے ہیں۔ سندھ اسمبلی کی ۲ مسیحی نشستوں پر مائیکل جاوید اور سلیم خورشید منتخب قرار دیے گئے ہیں۔

یورپ / امریکہ

و یٹی کن: پاکستان میں "ہمیں مذہبی اقلیّتوں اور دوسرے مذاہب کے لیے مفاہمت اور رواداری کا خصوصی خیال رہتا ہے۔" —— پوپ جان پال دوم

۱۱ جنوری ۱۹۹۷ء کو پوپ جان پال دوم نے ہولی سی کے لیے مختلف ملکوں کے جن ۹ سفیروں کے کاغذات نامزدگی وصول کیے، اِن میں پاکستان کے نامزد سفیر جناب ایس - ایم - انعام اللہ بھی شامل تھے۔ جناب انعام اللہ نے پوپ کو بتایا کہ پاکستان دستوری طور پر اسلامی جمہوریہ ہے اور یہ "پیامِ اسلام کی اعتدال پسندانہ اور لبرل فکر کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی امن اور ہم آہنگی" کا علمبردار ہے۔

یہ امر پیشِ نظر رکھتے ہوئے کہ ۱۱ جنوری کو کاغذات نامزدگی وصول کرنے کی تقریب کے روز رمضان المبارک کا آغاز ہو رہا تھا، پوپ نے کہا کہ پاکستان میں "ہمیں مذہبی اقلیّتوں اور دوسرے مذاہب کے لیے مفاہمت اور رواداری کا خصوصی خیال رہتا ہے۔"

جناب انعام اللہ کے خطاب کے جواب میں پوپ جان پال دوم نے "بنیادی حقوق کے عالمی اعلامیہ" کا ذکر کیا جِس میں مذہب، ضمیر اور فکر کی آزادی کے حق کا "واضح حوالہ" موجود ہے۔ اُن کے الفاظ میں "کسی معاشرے میں آزادیٔ مذہب جِس حد تک تسلیم کی جاتی ہے، اسی سے دوسرے بنیادی حقوق جانچے جاتے ہیں۔"

"ان معاملات میں جہاں ریاست کسی خاص مذہب کو خصوصی قانونی حیثیت دیتی ہے، یہ بات از حد اہم ہے کہ ہر ایک کے لیے آزادیٔ ضمیر کے حق کو قانونی طور پر تسلیم کرنے اور مؤثر طور پر اس کے احترام کا اہتمام کیا جائے۔"

"بین الاقوامی مکالمے کے فروغ" کے لیے لیبیا سے سفارتی تعلقات قائم کیے گئے ہیں۔

۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو ویٹی کن نے لیبیا کے ساتھ باقاعدہ سفارتی تعلقات قائم کر لیے اور طرابلس اور بن غازی میں پاپائی نمائندوں کے تقرر کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر ویٹی کن کے ترجمان نے کہا کہ لیبیا سے سفارتی تعلقات "مذہبی آزادیوں کے میدان میں مثبت نتائج" کے اعتراف اور "بین الاقوامی مکالمے کے فروغ" کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ ویٹی کن اور لیبیا کے درمیان مارچ ۱۹۹۴ء سے گفت و شنید چل رہی تھی جب جین لوئیس توران (سربراہ اُمور خارجہ ویٹی کن) نے لیبیا کا دورہ کیا تھا اور اس دورے کے دوران میں ایک "کمیٹی برائے مذہبی آزادی" تشکیل دی گئی تھی، بعد ازاں لیبیا کے سرکاری وفد نے ویٹی کن کا دورہ کیا۔

باقاعدہ سفارتی تعلقات کے اعلان سے ایک روز پہلے کرنل معمر قذافی نے ایک اطالوی ٹیلی وژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا "دہشت گردی کو سیاست کے میدان سے بالآخر ختم کیا ہی جانا چاہیے کہ دہشت گردی کو سیاست کہا جاسکتا ہے، مگر یہ سخت قابلِ نفریں اور بزدلانہ سیاست ہے۔" واضح رہے کہ مغربی دُنیا لیبیا پر عالمی دہشت گردی کو فروغ دینے کا الزام لگاتی ہے۔ اپریل ۱۹۹۲ء سے اس کے خلاف اقوام متحدہ نے پابندیاں عائد کر رکھی ہیں اور لیبیا کا فضائی رابطہ دُنیا بھر سے منقطع ہے۔ اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیوں کا سبب یہ ہے کہ اُس نے اپنے اُن دو باشندوں کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا جو امریکی اطلاعات کے مطابق ۱۹۸۸ء میں لاکربی (اسکاٹ لینڈ) میں گر کر تباہ ہونے والے پین ایم کے طیارے کو بم سے اڑانے کے ذمہ دار تھے، اسی طرح لیبیا پر یہ الزام بھی ہے کہ ۱۹۸۹ء میں افریقہ میں جو فرانسیسی طیارہ گر کر تباہ ہوا تھا، اس کی تفتیش میں لیبیا نے کوئی تعاون نہیں کیا۔

اطالوی ٹیلی وژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کرنل قذافی نے جہاں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ "سیاست سے دہشت گردی" کا خاتمہ ضروری ہے، وہیں اِس کے ساتھ ساتھ لیبیا کی "جنرل پیپلز کانگرس" (پارلیمنٹ) نے ایک قانون کی منظوری دی ہے جِس کے تحت "سیاسی، مذہبی اور قبائلی نوعیت کی تخریبی سرگرمیوں" میں ملوّث تنظیموں، گروہوں اور افراد کے ساتھ اُن کے خاندانوں کو اجتماعی سزا دی جا